جشن میلاد
صلی اللہ علیہ وسلم
ڈاکٹر محمد حمید اللّٰہ
/payamequran
/Dr.Muhammad.Hamidullah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث میں کیا صحیح بات کہی گئی ہے "**المومن غرکریم والکافر خب لئیم**" (مومن بھولا بھالا ہوتا ہے اور کافر دھوکہ باز اور کمینہ) ظاہر ہے کہ بھولے کو جو بھی کہے باور کرلیتا ہے۔بطور تمہید ایک جملہ معترضہ عرض کرتا چلوں۔

گزشتہ صدی کی بات ہے شمالی افریقہ سے لے کر جنوب مشرقی ایشیاء تک اسلامی ممالک یکے بعد دیگرے فرنگیوں کے تسلط میں پھنستے گئے۔ ہر شخص کو اپنے دین کے پرچار کا فطری حق ہے۔ان نصرانیوں نے دیکھا کہ لاکھ جتن کرو خدائے واحد کا پرستار تثلیث کے گورکھ دھندے میں پھنسنا پسند نہیں کرتا۔ آخر اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سب قرآن کے باعث ہے جس کی منطق کا مقابلہ ممکن نہیں۔اگر اس کو کسی طرح دنیا سے ناپید کر دیا جائے تو پھر عیسائیت کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی۔اس کی پیش رفت میں ایک طرف ہندوستان میں ایسے مشنری آئے جو گاؤں گاؤں میں جاکر قرآن مجید کے قلمی نسخے خریدتے (ابھی قرآن مجید کی طباعت شروع نہیں ہوئی تھی) اور سونچا منہ مانگی رقم دینے پر سارے پرانے نسخے حاصل کر لیے جائیں گے۔یہ روزمرہ کے تلاوتی استعمال سے وریدہ ہوجائیں گے اور حامی مسیحت رانی کی حکومت نئے نسخوں کو وجود میں آنے سے روک سکے گی۔مگر یہ نہ سونچا کہ دیہاتی ہندوستانی تلاوت تو کرتا ہے لیکن عربی

کو سمجھتا نہیں۔ دیہات کو محض قرآن سے خالی کردینے سے عملاً کیا فرق ہو گا؟ بہرحال ایسے مشنری گاہک کو ایک گاؤں کے بوڑھے مسلمان نے کہا تم یہ نسخے بزور یا بزر ہماری شکست اور محکومیت کے زمانے میں لے تو سکتے ہو لیکن جو چیز سینوں میں ہے اسے تم کیا کروگے؟ اور کہا میں حافظ ہوں اور واحد نہیں ملک میں لاکھوں حفاظ ہیں اور سنا کر ثبوت بھی دیا اور سمجھایا کہ اگر تم جبراً میرے نسخے لے بھی لو تو مکرر لکھ بھی دوں گا۔ بات معقول تھی اور اس طرح یہ فتنہ ختم ہوا۔

دوسری طرف شمالی افریقہ کے محکوم اسلامی ممالک میں عربی کی تعلیم بند کردی گئ اور مدارس میں ابتداء ہی سے فرنگی زبانوں کی تعلیم دی جانے لگی اور اس کا بائیکاٹ کرنے والے جاہل رہنے پر مجبور ہوئے کہ مسلمان نہ عربی جانے گا اور نہ قرآن سے متاثر ہوسکے گا۔ ترکی سلطنت اور اس کے عربی صوبوں (مصر، شام، عراق وغیرہ) میں مشنریوں کا جم غفیر پھیل گیا۔ چاپلوسی کی باتیں کرکے مسلمانوں کو دوست بناتے رہے۔ پھر جب کوئی بھولا بھالا دیندار ملتا تو اس سے ذکر کرنا شروع کیا۔ واقعی تمہارا قرآن ایک معجزہ ہے۔ اس کا ترجمہ ناممکن ہے۔ اس کے الفاظ کے عمیق و کثیر معنی کا کسی دوسری زبان میں منتقل کرنا انسان کے بس کی چیز نہیں۔ "بھولا بھالا" مسلمان خوشی سے اچل پڑا **القل یاشھدت بہ الاعداء** (کمال وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دے)۔ ترجمہ ناممکن ہے بہت جلد ترجمہ ناجائز ہے بن گیا اور مسلمانوں سے زیادہ فرنگی کتابوں اور رسالوں میں اس کا "اعتراف" ہونے لگا۔

1930ء کی بات ہے، ابھی ہندوستانی مسلمان اسے بھولے نہ ہوں گے کہ جب محمد مارک ڈیول پکتھالؒ نے قرآن مجید ک انگریزی ترجمہ چھاپ کر شائع کیا تو مصر کے اس وقت کے شیخ جامعہ الازہر نے فتوی دیا کہ وہ ناجائز ہے اور اس کا داخلہ مصر میں ممنوع قرار دیا گیا۔

مگر ان مشنریوں کے ذہن میں یہ بات نہ آئی کہ عربی قرآن کا ترجمہ اجنبی زبانوں میں عرب نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمان عربی دان کرتے ہیں جن کی مادری زبان عجمی (غیر عربی) ہوتی ہے۔ ترجمے کے ناجائز ہونے کا پراپیگنڈا جیسے عرب ممالک اور ان کی حاکم ترکی سلطنت میں ہوتا رہا، جہاں تک مجھے علم ہے غیر عرب ممالک مثلاً ہندوستان، ایران، جاوا، ملایا وغیرہ میں نہیں ہوا۔ آخر عرب ممالک میں بھی اب دوسری جنگ عظیم کے بعد مسلمان سمجھ گئے کہ پس پردہ کس کا ہاتھ کام کر رہا تھا اور کاناپھوسی میں کون استاد اور کون طوطا تھا۔

مسلمانوں کو اس سے بڑھ کر اور کون سی دلیل چاہیئے کہ ترجمہ کی اجازت خود رسول اکرم ﷺ نے دی ہے۔ امام سرخسی کی کتاب "المبسوط" اور امام صدر الشریعہ کی النھاۃ حاشیہ الھدیۃ میں دیکھ سکتے ہیں کہ ایک بار جب چند ایرانی لوگ مسلمان ہوئے تو ظاہر ہے کہ پنجوقتہ نماز فوراً ہی شروع کرنی تھی۔ عرض کیا کہ قرآنی سورے ابھی ہمیں زبانی یاد نہیں ہوئے ہیں۔ اس پر حضرت سلمان فارسیؓ نے رسول اکرم ﷺ کی اجازت سے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ کراکے انہیں دیااور وہ اس ترجمہ کو نماز میں اس وقت تک پڑھتے رہے جب تک کہ عربی میں ان کو حفظ نہ ہوگیا۔

غرض ترجمہ قرآن کے حرام ہونے کا جن لوگوں نے پراپیگنڈہ شروع کیا تھا، اب انہی لوگوں نے ایک نیا "فتویٰ" دیا ہے کہ جشن میلادؐ نہ مناؤ۔ "کیونکہ یہ بدعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نہ اپنی سالگرہ مناتے رہے اور نہ اس کے منانے کا حکم دیا ہے۔" ہمارے نیک دل مگر بھولے بھالے بھائی ہیں کہ ہر دھوکے باز کی بات سے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ دشمن کی بات پر ذرا دماغ پر بار ڈال کر اس کی تہہ میں پہنچنے کی کوشش کرنے کی جگہ اس کو نمک مرچ بھی لگا کر اپنے دماغ کے اجتہاد کے طور پر اپنوں میں دہرانے لگے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کیا صحیح بات فرمائی تھی کہ **"کان خلقه القرآن"** (قرآن مجید رسول

اللہ ﷺ کے کردار میں منعکس دیکھ سکتے ہو)۔جس طرح قرآن کے ترجمہ سے منع کرنے کی غرض و غآیت قرآن کے اندر بیان شدہ باتوں سے واقف ہونے سے روکنا تھا اسی طرح جشن میلادؐ سے روکنے کی واحد غایت صرف یہ ہے کہ سیرت پاکؐ کے تذکرے سننے سے روکا جائے اور بس۔چند تلخ باتیں مجبوراً کہنی پڑتی ہیں۔جشن میلاد مبارک سے روکنے والے ہمارے بھائی بدعت ہونے کی دلیلیں تو استعمال کرتے ہیں لیکن خود دوسرے جشن ذوق و شوق بلکہ زور و شور سے مناتے ہیں۔اس وقت بدعت کی دلیل یاد نہیں آتی۔خدا اور رسولؐ نے سارے مسلمانوں کو بھائی اور یکساں قرار دیا ہے۔"**واولی الامر منکم**" (**اپنے میں کے امیر کی اطاعت کرو**) کا حکم دیا ہے اور اس کی وضاحت "اسمعواو اطیعوا ولو امر علیکم حبشی اجدع" (اپنے امیر کی اطاعت کرو چاہے وہ نکٹا حبشی ہی کیوں نہ ہو) کی حدیث میں کی گئی۔

جشن میلادؐ سے روکنے والے لوگوں نے زیادہ عرصہ نہیں ہوا اپنے خلیفہ سے اس لیے بغاوت کی کہ ہم عرب ہیں اور وہ ترک ہے (مگر اطاعت کافر فرنگی کی کی)۔اس کی سالانہ عید ہوتی ہے۔ابھی حال ہی میں ایک اور ملک نے اپنے دیندار بلکہ ہم نسل بادشاۃ سے بھی بغاوت کی اور اس فتح کا سالانہ جشن دھوم سے مناتے ہیں۔اسی طرح ایک بار چند پادریوں کو مسلمانوں سے ملاقات کے لیے بلایا اور اسے اتنا بڑا کارنامہ سمجھا کہ اس کی سالانہ عید منائی جا رہی ہے۔یہ سب جائز ہے بلکہ مستحب بلکہ واجب اور اگر حرام ہے تو رسول اللہ ﷺ کے میلاد مبارک کی عید!

جشن میلادؐ سے ہمیں روکنے والے بھولے مگر علماء و فضلاء سے سبب پوچھو تو فرفر ایک حدیث سنادیں گے **کل محدث بدعة و کل بدعة ضلالة** (ہر نئ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے) مجھے گستاخی معاف فرمائیں۔یک من علم رادہ من عقل باید کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ اس کا سیاق و سباق کیا ہے۔ قبل اس کے کہ اس کے متعلق کچھ اور عرض کروں ان سے ایک اور بات پوچھتا ہوں کہ وہ کیوں اس شخص کی بات

نہیں سنتے جس کے متعلق صحیح حدیث میں ذکر ہے۔اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکے تو وہ عمرؓ ہو۔نیز ایک مزید حدیث جب عمرؓ بن الخطاب ایک راستے پر جا رہے ہوں تو شیطان کو جرأت نہیں ہوتی کہ ادھر کا رخ کرے وہ ایک دوسرے راستے پر چلا جاتا ہے۔یہ بات عمر فاروقؓ سے سنیے کہ "ہر بدعت گمراہی ہے" کے کیا معنی ہیں؟ صحیح بخاری کی کتاب التراویح میں ہے ایک دن وہ رات کو رمضان کے مہینے میں مسجدِ نبوی گئے تو دیکھا کہ لوگ نمازِ تراویح پڑھ رہے ہیں۔لیکن ہر شخص الگ الگ یا چھوٹی چھوٹی بہ کثرت جماعتوں۔اس پر فرمایاکہ اچھا ہواگرسب ایک ہی امام کے ساتھ نماز تراویح پڑھیں۔پھر مشہورحافظ و قاری حضرت ابی بن کعبؓ کو امام مقررر کیا۔پھر ایک دوسرے دن رات کو مسجد میں آئے اور دیکھا کہ سارے لوگ ذوق و شوق سے جماعت میں ایک ہی امام کی اقتداء میں نمازِ تراویح پڑھ رہے ہیں تو بے ساختہ فرمایا **نعم البدعة هذه** یہ ایک اچھی بدعت ہے۔

کیا ہمارے ان بھولے بھالے فتویٰ دہندوں کو فقہ کا یہ ابتدائی کلیہ قاعدہ یاد نہیں کہ (**الاصل الاباعة**) اصل میں ہر چیز مباح اور جائز ہے بجز اس کے جو منع کی گئی ہو۔اس فقہی قاعدے کی اساس پر قرآنی آیت ہے کہ **و احل لکم ما وراء ذلکم** صرف فلاں فلاں چیزیں حرام ہیں اور ان کے سوا ساری چیزیں حلال ہیں۔

ہر نئی چیز بدعت اور گمراہی اور حرام ہے تو پھر یہ بڑے بڑے فاضل موٹروں میں کیوں بیٹھتے ہیں؟ ان میں سے تو داڑھی ہی نہیں مونچھیں بھی صفا چٹ کرتے ہیں اور (**والمشبھین بالنساء**) کے قلعوں میں داخل رہتے ہیں۔وہ سب بدعت نہیں؟ بدعت ہے تو رسولؐ کے احترام اور رسول اللہ ﷺ کی یاد اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو سننے سنانے کا اجتماع۔بریں عقل و دانش بباید گریست۔

صرف یہ منفی اور تردیدی باتیں ہی نہیں، مثبت دلیلیں بھی ہیں اور بہت اہم۔کون بدبخت مسلمان ہو گا جسے سورہ والضحیٰ اور اس کی آخری آیت معلوم نہ ہو۔و اما بنعمة ربک و فحدث (یعنی جہاں تک اپنے رب کی نعمت کا تعلق ہے اسے بیان کرو)۔کسی شخص کسی قوم کے لیے اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوسکتی ہے کہ خدا ان میں ایک نبی مبعوث کرے۔جو انہیں دین اور دنیا دونوں کے حسنات کا راستہ بتاتا ہو۔میں آپ نہیں خدا حکم دیتا ہے کہ اس کی ہر نعمت کا ذکر کیا کرو۔ایک حدیث میں ہے۔ان اللہ یحب یری اثر نعمتہ علی عبدہ (خدا اسے پسند کرتا ہے کہ اس کی دی ہوئی نعمت کے آثار اس کے بندے پر نظر آئیں)۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ولادت سے بڑھ کر مسلمانوں کے لیے کون سی نعمت ہوگی؟

حال ہی میں ندوۃ العلماء لکھنو کے رسالے "البعث" میں ایک صاحب نے جشن میلاد کی ممانعت کا فتوی چھاپا ہے اور بغیر دیکھے لکھا ہے کہ اس دن لوگ ناچ گانا کرتے ہیں شراب پیتے ہیں اور دیگر فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں، جمعہ کی نماز کو نہیں آتے ہیں مگر جلسہ میلادؐ میں ضرور شرکت کرتے ہیں۔" صاحب مضمون کے ملک میں ایسا ہوتا ہے تو ممکن ہے ہزاروں برائیوں کے باوجود ہندوستان میں کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ جلسے میلاد نہ ہو تو جو بدبخت شرابی ہیں وہ شاید شراب پینے کی ترغیب پائیں، جلسہ میلادؐ ہو تو کم از کم اس روز اس سے باز رہیں۔ہندوستانی جلسہ ہائے میلادؐ مبارک میں لوگ ادب سے آتے ہیں اور ادب سے بیٹھتے ہیں، ادب سے سنتے بلکہ کچھ نہ کچھ متاثر ہی ہوتے ہیں۔فیض اٹھاتے ہیں۔ان مبارک جلسوں میں سرت پر تقریریں ہوتی ہیں۔اسوۂ حسنہ کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔سیرت پاکؐ پر انعامی مضمون لکھائے جاتے ہیں۔ قرأت قرآن ہوتی ہے۔جائز نعت نبویؐ کے اشعار سنائے جاتے ہیں۔اگر کہیں واقعی جلسہ میلادؐ میں شراب نوشی وغیرہ ہوتی ہے تو اس کو رکوایئے جلسہ کیوں بند کراتے ہو؟ یہ تو ایسا ہی ہوگا جیسے بار بار ناک پر بیٹھنے والی مکھی کا علاج یہ کریں کہ ناک ہی کاٹ دیں کہ نہ ناک رہے، نہ مکھی کے لیے اڈا۔

قرآن میں عیدوں کا ذکر ہے۔ مصر میں یوم الزینۃ کی عید تھی (اس کے ذکر میں خدا نے اس کو برا نہیں کہا ہے)۔ مدین میں حج کی قسم کی ایک سالانہ عید تھی جس کا حضرت شعیب نے حضرت موسیٰؑ سے ذکر کیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے ملک میں بھی ایک عید تھی جس میں وہ ایک بار نہ گئے اور بتوں کی بے بسی ثابت کی وغیرہ۔

اچھا کام بھی ہو تو چوبیس گھنٹے کیا نہیں جا سکتا۔ آدمی تھک جاتا اور بار محسوس کرنے لگتا ہے۔ قرآن کی تشریح ہے **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** (خدا فرماتا ہے میں جنات اور انسان پیدا نہیں کئے ہیں مگر صرف اس لیے کہ میری عبادت کریں) لیکن پھر وہی مولائے پاک بجائے چوبیس گھنٹے عبادت میں لگے رہنے کے فرماتا ہے کہ چوبیس گھنٹوں میں صرف چوبیس منٹ عبادت کرلو اور پانچ بار نمازیں پڑھ لو تو کافی ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب العلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ ہمیں وعظ و نصیحت (ہفتے) میں صرف چند دن کرتے تاکہ بار اور ملال نہ ہو۔ اس لیے جب لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اصرار کیا کہ وہ ہر روز وعظ کریں تو انہوں نے اس سے انکار کیا اور ہر ہفتے صرف ایک بار جمعرات کے دن کو کافی سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت پاک اور اسوہ حسنہ کی تفصیل بے شک ہر روز بیان کی جا سکتی ہے لیکن وہ لوگوں کے لیے بار ہوگا پھر کس دن کا انتخاب کیا جائے؟ کیا یومِ میلادؐ سے موزوں تر اس کے لیے کوئی دن اور بہتر ہوسکتا ہے؟

جب جشن ولادت کی قرآن و حدیث میں کوئی ممانعت نہیں ہے جب وہ (**اما بنعمۃ ربک فحدث**) کے قرآنی حکم کی تعمیل ہو، جب وہ اسوہ حسنہ سے بچوں بڑوں عالموں اور جاہلوں کو واقف کرانے ایک طریقہ اور بہترین طریقہ ہو۔ جب وہ ادب سے منایا جاتا ہو اور اس میں کوئی خلاف شرع رسم و رواج

نہ پائے جاتے ہوں تو پھر میری نا چیز رائے میں اس سے منع کرنا درست نہیں بلکہ اس کی توثیق ہی ہونی چاہئیے۔

اور تو اور پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے حبیبؐ کا جشن میلاد منانے پر اللہ تعالیٰ نہ صرف مومنوں بلکہ کافروں پر بھی کچھ نہ کچھ نوازش فرماتا ہے۔ابو لہب کی شیطانیت سے کون واقف نہیں؟ خود اس کے متعلق صحیح بخاری میں یہ حدیث مروی ہے کہ ایک پیر کے دن ابو لہب کی لونڈی ثوبیہ نے دوڑتے ہوئے آکر ابو لہب کو اطلاع دی کہ اس کے بھائی عبداللہ کے گھر میں محمدؐ نامی ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ فرطِ مسرت سے ابو لہب نے اپنی انگلی سے اسے اشارہ کیا کہ جا اب تو آزاد ہے۔اب دوزخ میں ہر ہفتہ پیر کے دن ابو لہب کی اس انگلی سے ٹھنڈا اور میٹھا پانی نکلنے لگتا ہے جس کو وہ چوس کر متمتع ہوا کرتا ہے۔

خدایا ہمیں اپنی اور اپنے حبیب پاکؐ کی محبت عطا فرما اور اس کا صحیح راستہ بھی بتا تو ہی (**نعم المولیٰ و نعم النصیر**) ہے۔اب سے کوئی پچاس سال پہلے ایک اچھی چیز پائی جاتی تھی۔کاش کوئی اسے پھر زندہ کریں۔دبئی نامی شہر میں ایک مخلص مسلمان تھے قریشی نام کے، وہ ہر سال سیرت پاکؐ کے کسی ایک پہلو پر ملک کے کسی فاضل سے دس پندرہ صفحوں کا مضمون لکھواتے اور ہندوستان کی دس پندرہ بڑی زبانوں میں ترجمہ کروا کر چھاپتے۔ہدیہ بہت کم ہوتا۔غریب سے غریب مسلمان بھی دو چار آٹھ دس نسخے خریدتا اور اپنے واقف کار مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں مفت تقسیم کرتا۔ایک انجمن بنے جس میں ہر زبان کے علاقے کا کوئی فاضل معاون بنے۔جب تک مجھ میں قوت ہے مغرب کی تین چار زبانوں میں ترجمہ کرکے اہل زبان آدمی سے تصحیح کرواکر مہیا کرسکتا ہوں۔انجمن پہلی بار مصارف لگائے پھر فروخت سے آمدنی ہوکر خود کفیل ہوجائیں۔

وما ذلك على الله بعزيز